ابن امیر شریعت، امیر احرار
حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی آخری دو نظمیں

تمنا

تمناؤں کے صحرا میں کھڑا ہوں
تمناؤں کا دریا سامنے ہے
تمنا ایک مجھ میں بھی بسی ہے
مگر یہ بے بسی سی بے بسی ہے
قدم اب ڈولتے ہیں
سانس بھی اکھڑی ہوئی ہے
ریت بھی پاؤں کے نیچے سے کھسکتی جا رہی ہے

انتقال سے پانچ روز قبل
ہفتہ ۶، نومبر ۱۹۹۹ء (چار بجے شب)
نشتر ہسپتال۔ ملتان

"حیاتِ جاوداں کا استعارہ"

بہت تنہا، بہت بیمار جیون ہے ہمارا
رویوں میں خلوص و صدق کے پیاسوں
ہم ایسوں نے
جہاں سارے کا سارا چھان مارا
اب آ پہنچا نظر کے سامنے منزل کنارا
ہمیں قیوم رب کا اک اشارہ
حیاتِ جاوداں کا استعارہ
بہارِ جلوہ اش روشن ستارہ
خدا کا شکر ہے کہ وہ
خداوندِ تعالیٰ ہے ہمارا!

انتقال سے تین روز قبل
منگل، ۹ نومبر ۱۹۹۹ء (بوقت سحر)
نشتر ہسپتال ملتان)